Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور

الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/-

یوم۔ یکشنبہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ | ۲۶ تبوک ۱۳۳۳ ہش ۔ ۲۶ ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶۰

289

چودھری محمد ظفر اللہ خان کی طرف سے ایٹم کے پُر امن استعمال کے متعلق

امریکی تجویز کا خیر مقدم

نیویارک ۲۵ ستمبر۔ وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خان نے ایٹم کے پُر امن استعمال کے بارے میں امریکی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے۔ گذشتہ جمعرات کو امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے جنرل اسمبلی میں یہ منصوبہ پیش کیا تھا کہ ایٹم کے پُر امن استعمال کے طریقے سوچنے اور انہیں ترقی دینے کے ذرائع معلوم کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے مسٹر ڈلس کی اس تجویز کا ذکر کرتے ہوئے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ ایسی بین الاقوامی کانفرنس سے ٹھوس نفسیاتی اور مادی فائدے حاصل ہونے کی توقع ہے:۔

مسلسل بارشوں کی وجہ سے پنجاب کے چاروں دریاؤں میں سیلاب آگیا۔

راوی کی سطح برابر بلند ہو رہی ہے۔ فوج کو ہر دم تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا

لاہور ۲۵ ستمبر۔ پنجاب کے دریاؤں کے طاس کے علاقے میں موسلا دھار بارشوں کے بعد چاروں دریاؤں میں سیلاب آگیا ہے۔ محکمہ موسمیات کی پیش خبری کے مطابق آئندہ چوبیس گھنٹوں میں پنجاب میں کہیں اوسط درجے کی اور کہیں موسلا دھار بارش ہوگی۔ صوبائی حکومت صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح کمربستہ ہوگئی ہے۔ اٹک اور راولپنڈی کے سوا باقی تمام اضلاع کے حکام کو ناگہانی آفات کے صوبائی قانون کے تحت ہنگامی اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ راوی میں پانی برابر چڑھ رہا ہے۔ آج رات کو سات بجے تک پانی کی سطح شاہدرہ کے قریب ۱۱½ فٹ بلند تھی۔ اور پانی کا اخراج ۱۶ ہزار کیوسک تھا۔ ادھر مادھوپور سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں پانی کا اخراج ایک لاکھ تیس ہزار کیوسک ہے۔ اندازہ ہے کہ دس گیارہ گھنٹے تک یہ نیا سیلاب لاہور پہنچ جائے گا۔ فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ لاہور کے ساتھ ساتھ جو ۱۴ میل لمبا بند بنا ہوا ہے تعمیرات عامہ کے انجینئر اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس کی مستعدی سے نگہداشت کی جا رہی ہے۔ چناب میں بھی سیلاب کا زور بڑھ رہا ہے۔ آج گجرات کے قریب اس میں پانی کی نکاسی ۳ لاکھ ۲۸ ہزار کیوسک تھی۔ گوجرانوالہ اور گجرات وغیرہ میں امدادی سکیم پر عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ آج لاہور میں تمام دن گہرے بادل چھائے رہے لیکن بارش ½ انچ سے زیادہ نہیں ہوئی۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے لنڈن سے حکومت پنجاب کے نام ہمدردی کے پیغامات بھیجے ہیں۔ موسلا دھار بارش کی وجہ سے لاہور میں جو نقصان ہوا ہے۔ ان پیغامات میں اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فوت ہونے والوں کے عزیزوں اور نقصان اٹھانے والوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا ہے۔

سیلاب کی امدادی سکیم پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا

لاہور میں بارش کی وجہ سے پندرہ آدمی ہلاک اور ۱۳۴ زخمی ہوئے ہیں (سرکاری اعلان)

لاہور ۲۵ ستمبر آج یہاں "پنجاب سیلاب امدادی کمیٹی" کا اجلاس ریلیف کمشنر مسٹر آئی یو خاں کی صدارت میں منعقد ہوا۔ لاہور اور دوسرے اضلاع میں مسلسل بارشوں کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ اس پر غور کیا گیا۔ دریاؤں میں سیلاب کے شدید خطرے کے پیش نظر امدادی سکیم کو زیر عمل لانے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ اس سکیم پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے تحت ایک امدادی مرکز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

۱۵ ہلاک اور ۱۳۴ زخمی

گذشتہ شب لاہور کے پرانے شہر میں کچھ اور مکان گر گئے۔ لیکن کسی قسم کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ ۲۴ ستمبر کو شدید بارش کی وجہ سے ۱۵ آدمی ہلاک اور ۱۳۴ زخمی ہوئے ہیں۔ آج ریڈ کراس سوسائٹی کے آنریری سیکرٹری نے اخباروں میں شائع ہونے والی اس خبر کو غلط بتایا کہ انہوں نے کل ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۲۶ بتائی تھی۔ انہوں نے کہا میں نے تو یہ بتایا تھا کہ ۲۶ افراد ملبے کے نیچے دب گئے تھے۔ جن میں سے اکثر کو ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

۱۳۰۰ مکان منہدم

سرکاری اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بارش کی وجہ سے لاہور میں قریباً ۳۰۰ پختے مکان اور ایک ہزار کے قریب کچے مکان منہدم ہوئے ہیں۔ نقصان کا اندازہ دس لاکھ سے زیادہ ہے:۔

امدادی انتظامات

آج دن میں اکثر مقامات پر سے بارش کا پانی اتر گیا۔ اور سڑکیں آمد و رفت کے قابل ہوگئیں۔ البتہ نشیبی علاقے ابھی تک زیر آب ہیں۔ جن لوگوں کے مکانات یا جھونپڑیاں منہدم ہوگئی ہیں۔ انہیں قلعے کے اندر پہنچا دیا گیا ہے۔ پولیس سول ڈیفنس اور ریڈ کراس کی امدادی پارٹیاں شہر میں متعین ہیں۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ہدایت کی ہے۔ کہ لوگ اپنے اپنے علاقے میں ہنگامی حالت رونما ہونے پر ۲۶۳۸ اور ۴۲ ۲۷ پر ٹیلیفون کریں۔ اور اگر ٹیلیفون نہ مل سکے تو قریب کی پولیس چوکی میں اطلاع کی جائے۔

راشن کے گشتی ڈپو

بارش سے متاثرہ علاقوں میں آٹے چینی کی بہم رسانی کے لئے مزید فری ڈپو کھول دیئے گئے ہیں۔ یہ ڈپو ۸ بجے شام تک کھلے رہیں گے اور راشن کارڈوں کی پابندی کے بغیر مذکورہ اشیاء لوگوں کو مہیا کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں لوگ ۳ دن تک راشن کارڈ کے ذریعہ جس ڈپو سے بھی چاہیں راشن حاصل کر سکتے ہیں۔ ؎؎

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صحت

لاہور ۲۵ ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔ "طبیعت ویسے اچھی رہی لیکن نقرس کی تکلیف ابھی ہے"۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں:۔

حیدر آباد (سندھ) ۲۵ ستمبر۔ حکومت سندھ دریائے سندھ پر گدو بند تعمیر کرنے کے سلسلہ میں ۳ کروڑ روپے کی مشینیں درآمد کرے گی:۔

ہائیڈروجن بم کے دھماکے سے ہلاک ہونیوالا پہلا جاپانی ماہی گیر

ٹوکیو ۲۵ ستمبر۔ ہائیڈروجن بم کے دھماکے سے جو پہلا جاپانی شخص فوت ہوا ہے۔ آج اس کے جنازے میں بے شمار لوگ شریک ہوئے شریک ہونے والوں میں عورتوں کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ جو رو رو کر ماتم کر رہی تھیں۔ اس کی لاش آج تیسرے پہر جلائی جا رہی تھی۔ پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ اس کا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا۔ جس کے زیر اثر اسے یرقان ہو گیا۔ دل دماغ شریانیں اور تمام دوسرے اعضاء زرد پڑ گئے۔ جاپانی ماہی گیروں کا ایک وفد آج وزارت امور خارجہ کے دفتر میں گیا اور یہ مطالبہ کیا کہ امریکہ کو جاپان کے قریبی سمندروں میں ایٹم اور ہائیڈروجن بم کے تجربات کرنے سے روکا جائے:۔

یونیورسٹی امتحانات ؎؎

پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ بارش کی وجہ سے جو امیدوار ۲۴ ستمبر کو امتحانات میں شریک نہیں ہو سکے۔ ان کا امتحان اب ۵ اکتوبر کو لیا جائے گا۔ بارش کے پیش نظر کارپوریشن کے تمام سکول منگل تک بند رہیں گے (بارش کی ابتدائی خبر صفحہ ۲ پر)

معذرت

لاہور میں غیر معمولی بارش کی وجہ سے کل مورخہ ۲۴ ستمبر کو پریس میں کام بالکل بند رہا اس لئے ۲۵ ستمبر کا الفضل شائع نہیں ہو سکا اس کے لئے ہم قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان سے معذرت خواہ ہیں (مینیجر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انتفاف پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام

نوٹ:۔ یہ نظم ۹ ستمبر کو بعد واپسی سفر سندھ کہی گئی۔

دِل کعبہ کو چلا مرا۔ بتخانہ چھوڑ کر

زمزم کی ہے تلاش اُسے میخانہ چھوڑ کر

کیوں چلدیا ہے شمع کو پروانہ چھوڑ کر

جاتا ہے کوئی یُوں کبھی کاشانہ چھوڑ کر؟

منجدھار میں ہے کشتی ڈبوئی خرد نے آہ!

کیا پایا میں نے خصلتِ رندانہ چھوڑ کر

"اِک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہیئے" (غالب)

کیونکر جیونگا ہاتھ سے پیمانہ چھوڑ کر

سچ ہے کہ فرق دُوزخ و جنّت میں ہے خفیف

پائی نجات دام سے اِک دانہ چھوڑ کر

ہے لذّتِ سماع بھی لُطفِ نگاہ بھی

کیوں جا رہے ہو صُحبتِ جانانہ چھوڑ کر؟

مُلک و بلاد سونپ دیئے دشمنوں کو سب

بیٹھے ہو گھر میں خصلتِ مردانہ چھوڑ کر

ہے گنجِ عرش ہاتھ میں، قرآن طاق پر

مینا کے ہو رہے ہیں وہ خمخانہ چھوڑ کر

دل دے رہا ہوں آپ کو لیتے تو جایئے

کیوں جا رہے ہیں آپ یہ نذرانہ چھوڑ کر

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲۶ تبوک ۱۳۳۰ ہش

زندگی کا منتہائے مقصود

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی عظیم الشان تقریر میں جو "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے مشہور ہے۔ اور جو آپ نے لاہور کی مذاہب کانفرنس میں اسلام کی وکالت میں فرمائی تھی۔ اور جس کے لئے اجلاس کا ایک دن بڑھا دیا گیا تھا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی حیات کے مقصد حقیقی کے حصول کے لئے تہذیب نفس کے ارتقاء کا ذکر نہایت وضاحت سے فرمایا ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام نے اس تقریر میں بتایا ہے۔ کہ کس طرح اسلام انسان کو طبعی یا حیوانی حالتوں سے بلند کر کے اخلاقی حالتوں میں داخل کرتا ہے۔ اور پھر اخلاقی حالتوں سے بلند کر کے کس طرح اسے روحانی حالتوں پر متمکن کرتا ہے۔

انسانی اور حیوانی زندگی کا موازنہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک زندگی کی مادی ضروریات کا تعلق ہے دونوں بلحاظ نوعیت مشترک جذبات رکھتے ہیں۔ لیکن دونوں میں بڑا فرق یہ ہے کہ حیوان اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں رکھتا۔ اور اگر رکھتا بھی ہے۔ تو بہت خفیف۔ وہ اپنے تجربات سے بہت کم سبق سیکھتا ہے۔ اگرچہ ابتداء میں انسان کی تہذیبی زندگی حیوانات سے بہت کم مختلف ہوتی ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ دونوں میں فرق ہوتا چلا جاتا ہے۔ انسان تجربہ سے اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا سیکھتا چلا جاتا ہے۔ مگر حیوان یکساں حالت پر ہی قائم رہتا ہے۔

جن حالتوں میں حیوان اور انسان مشترک ہیں۔ قرآن کریم کی زبان میں ان حالتوں کا تعلق "نفس امارہ" سے ہوتا ہے۔ اس حالت میں جس طرح حیوان یا انسان کو اس کے جذبات ابھارتے ہیں۔ اسی طرح کام کرتے چلے جاتے ہیں۔ اچھے یا بُرے کی تمیز نہیں کرتے۔ النفس الامارۃ بالسوء آپ دیکھتے ہیں کہ ایک حیوان کو جب بھوک لگتی ہے۔ اور وہ کوئی چیز دیکھتا ہے۔ جو اس کی بھوک مٹا سکتی ہے۔ تو وہ اس پر مُنہ مارنے لگتا ہے۔ اس کو یہ تمیز نہیں ہوتی۔ کہ یہ چیز اس کے لئے ہے یا نہیں۔ مگر انسان آہستہ آہستہ یہ تمیز کرنے لگتا ہے۔ ایسی ترقی یافتہ حالت میں جب وہ کوئی کھانے کی چیز دیکھتا ہے۔ تو بے تحاشا اسے کھانے نہیں لگ جاتا۔ بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے۔ کہ آیا اس کو اس چیز کے استعمال کا حق ہے یا نہیں۔ خواہ اس کو بھوک لگی ہو۔ وہ اگر سمجھتا ہے۔ کہ یہ اس کے لئے نہیں ہے۔ تو وہ بھوک کے جذبہ کو قابو میں رکھتا ہے۔ اور اس کو استعمال کرنے سے باز رہتا ہے۔

کھانے کا جذبہ حیوان اور انسان میں مشترک ہے۔ جہاں تک جذبے کا تعلق ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن انسان میں قوت تمیز ہے۔ اس لئے وہ اس جذبہ پر قابو پا لیتا ہے۔ یہ تمیز نفس لوامہ کی وجہ سے ہے۔ جو انسان میں ہے۔ اور حیوان میں نہیں ہوتی۔ انسان میں اس قوت کی وجہ سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے انسان کو نفس لوامہ اس لئے عطا فرمایا ہے۔ کہ وہ اچھی اور بُری بات میں تمیز کر سکے۔ جوں جوں انسان اس قوت سے زیادہ سے زیادہ کام لیتا ہے۔ اس کی اخلاقی حالتیں بہتر سے بہتر ہوتی چلی جاتی ہیں۔

نفس امارہ کا رجحان بُرائی کی طرف ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ایسی حالت میں انسان اچھے یا بُرے کی تمیز نہیں کرتا۔ وہ نفسانی جذبات کے ماتحت عمل کرتا ہے یہ نہیں دیکھتا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ لیکن اگر وہ نفس لوامہ یعنی قوت تمیز سے کام لیتا ہے۔ تو بُرے نتائج سے بچ جاتا ہے۔ قوت تمیز کے استعمال کے بھی مدارج ہیں جن کو انسان آہستہ آہستہ حاصل کرتا ہے۔ اسلام نے نہایت سائنٹیفک طریق سے قوت تمیز کے ارتقاء کا سامان کیا ہے۔ اس نے انسان کی حیوانی حالتوں سے لے کر اعلےٰ سے اعلےٰ اخلاقی حالتوں تک راہنمائی کرنے کے لئے ایک تدریجی لائحہ عمل تجویز کیا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصول کی فلاسفی میں مثالیں دے کر واضح کیا ہے۔ کہ کس طرح اسلام نے انسان کی اخلاقی حالتوں کے ارتقاء کے لئے تدریجی پروگرام پیش کیا ہے۔ جو انسان کو آخر اس درجہ پر پہنچا دیتا ہے۔ جس کی سرحد روحانی حالتوں سے جا ملتی ہے۔ اور انسان نفس مطمئنہ کی سرحدوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو قرب الٰہی یا لقاء اللہ کا عالم ہے۔ اسلام نے جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ادنیٰ جسمانی طہارت سے لے کر روح القدس کے حصول تک تدریجی لائحہ حیات پیش کیا ہے۔ اور اس میں ایسی حکمت رکھی ہے۔ کہ ادنیٰ سے ادنیٰ جسمانی فعل میں بھی انسانی حیات کے منتہائے مقصود کے تصور کو فراموش نہیں ہونے دیا۔ مثلاً کھانا ایک ایسی مادی ضرورت ہے۔ جس میں انسان اور حیوان الغرض ہر جاندار اشتراک رکھتا ہے۔ لیکن اسلام اس عمومی فعل کو اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ کوئی بھی کام کرو۔ پہلے بسم اللہ کہہ لو۔ پھر کھانے پینے۔ لینے۔ چلنے۔ پھرنے۔ اٹھنے بیٹھنے۔ سونے جاگنے الغرض ہر فعل جو انسان کرتا ہے۔ اس کے اخلاقی آداب کو جو اسلام نے سکھائے ہیں۔ ملحوظ رکھنے کے علاوہ اسے شروع کرنے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لینا ضروری ہے۔ اس سے غرض یہی ہے۔ کہ انسان اپنے ہر مادی اور جسمانی فعل میں بھی اپنے منتہائے مقصود یعنی "لقاء اللہ" کو پیش نظر رکھے۔

اس طرح وہی افعال جو اخلاق سے مبرّا اور روحانی جذبہ سے عاری رہ کر محض حیوانی افعال ہوتے ہیں۔ اسلامی اصولوں کے مطابق تربیت پا کر اخلاقی اور روحانی بن جاتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ "بسم اللہ" کوئی منتر ہے۔ جس کے پڑھنے سے یہ افعال خود بخود روحانی یا اخلاقی بن جاتے ہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بسم اللہ پڑھنے سے ہمارے دل کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ ہم اپنے افعال میں ایک پاکیزگی ایک تقدس ایک اخلاقی اور روحانی ذمہ داری محسوس کرتے ہیں۔ اگر بسم اللہ پڑھنے سے ایسی کیفیت نہیں ہوتی۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہی کیفیت ہے جو ہماری اخلاقی طاقت کو بڑھاتی ہے۔ اور نفس امارہ کے مقابلہ میں ہمارا سہارا بنتی ہے۔ جو ترقی کرتے کرتے ہمیں اس روحانی سطح مرتفع پر لے جاتی ہے۔ جہاں سے ہم خدا تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے چند تازہ رؤیا وکشوف

(۱)

دیکھا کہ ایک مکان میں ہوں۔ جو مقبرہ بہشتی کی طرف ہے۔ اس کے باہر ایک وسیع مسجد ہے۔ میں گھر سے نکلا۔ اور ارادہ کیا۔ کہ قادیان میں مسجد مبارک کی طرف جاؤں۔ مسجد کے سامنے وسیع صحن دیکھا۔ جس کے آگے کچھ سایہ دار درخت بھی ہیں۔ ایک شخص چست لباس میں کھڑا ہے۔ گویا پہرے دار ہے۔ میں اس کے پاس سے ہو کر مقبرۂ بہشتی اور مسجد مبارک کے درمیان کی سڑک پر چل پڑا۔ میرے اُدھر جانے پر وہ شخص جو پہرے دار کے طور پر کھڑا ہے ساتھ چل پڑا۔ میں نے اس کے پاؤں کی آہٹ سنکر خوشی محسوس کی کہ اس نے خطرہ کا احساس کیا ہے۔ اور حفاظت کے لئے ساتھ چل پڑا ہے۔ حالانکہ میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔

جب میں چلتے ہوئے اس مقام پر پہنچا۔ جہاں دار الضعفاء تھا۔ اور جس کے آگے ایک پُل بنا ہوا تھا۔ تو میرے پیچھے سے آکر ایک شخص نے حملہ کرنا چاہا مجھے آہٹ آگئی۔ اور میں نے مڑ کر اس پر سوٹی کا جو میرے ہاتھ میں تھی وار کیا۔ اتنے میں ایک دوسرا آدمی آگیا وہ بھی حملہ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اس پر بھی وار کیا۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ لولا لنگڑا ہے۔ یا یہ کہ میرے وار پر لولا لنگڑا ہو گیا ہے۔ بہر حال وار سے بچنے کے لئے وہ عجیب طرح اپنے مڑے ہوئے ہاتھ اور پاؤں اور سارا جسم مروڑتا ہے۔ جو مضحکہ خیز معلوم ہوتا ہے۔ اتنے میں وہ پہرے دار یا اور کوئی احمدی آگیا۔ اور ان حملہ آوروں کو ہٹانے لگا۔ (ممکن ہے اس خواب سے ان دو شخصوں کی طرف اشارہ ہو۔ جو حملہ کی نیت سے ناصر آباد گئے تھے۔ اور جن کے متعلق قوی گنجائش شبہ کی تھی کہ مودودی پارٹی سے ان کا تعلق تھا)

(۲)

میں نے دیکھا کہ قادیان میں ایک نیا لنگر خانہ بنا ہے۔ نہائت وسیع اور شاندار میں اس کے معائنہ کے لئے گیا ہوں۔ سامان کا کمرہ اتنا وسیع ہے کہ بندرگاہوں کے بڑے بڑے گودام بھی اس کے سامنے ہیچ معلوم ہوتے ہیں کوئی دو اڑھائی سو گز لمبا اور کوئی ڈیڑھ سو گز چوڑا وہ کمرہ ہے۔ سامان کو گرد و غبار سے بچانے کے لئے چھت سے زنجیروں سے بندھے ہوئے پھٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ جن پر اجناس کی بوریاں دھری ہیں۔ شائد لاکھوں کی ضیافت کا سامان ہے۔ اس کے علاوہ دور تک تنوروں اور چولہوں کے لئے جگہ بنی ہوئی ہے۔ اور دیگر اشیائے کے سٹور ہیں۔ ایک بڑے قصبہ کے برابر وہ لنگر خانہ ہے۔ اس وقت میں کہتا ہوں کہ موجودہ ضرورتوں کے مطابق میں نے یہ لنگر خانہ بنوایا ہے۔ جب ضرورت بڑھ جائے گی۔ میں اسے اور بڑھا دونگا۔ اس وقت معاً مجھے خیال آیا۔ کہ اور جگہ کہاں ہے۔ مگر پھر ذہن میں آیا۔ کہ اور جگہ ہے۔ اور اس لنگر کو اس طرف بڑھایا جا سکتا ہے۔

(۳)

میں نے دیکھا کہ حضرت اُم المومنینؓ بیمار ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں ان کا آخری وقت ہے۔ اس وقت میں ان کے پاس آیا۔ اور میں نے کہا کہ اماں جان اس وقت جماعت پر نازک وقت ہے۔ آپ اللہ تعالےٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ حضرت اُم المومنین نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ جس طرح مصافحہ کے لئے بڑھاتے ہیں۔ اور میں نے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ تب آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ تمہارا حافظ ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ اماں جان دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ ساری جماعت کا حافظ ہو۔ اس پر انہوں نے پھر کہا اللہ تعالےٰ تمہارا حافظ ہو۔ اللہ تعالےٰ تم سب کا حافظ ہو اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ (گذشتہ اگست کی رؤیا ہے)

(۴)

میں نے دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب آئے ہیں۔ اور مجھے کہتے ہیں کہ اگلے جہان میں مجھے فرصت ملی۔ اور میں نے آپ کی کتاب دعوۃ الامیر پڑھی ہے اور حوالوں کا مقابلہ کیا ہے۔ میں نے کئی بار اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور نئے نئے مطالب مجھ پر کھلے ہیں۔ (دسمبر یا جنوری کی رؤیا ہے)

(۵)

میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ ہوں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے گھر سے وہاں آئے ہیں اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ انجمن نے (اشاعت اسلام انجمن) ایک ریزولیوشن پاس کر کے مجھے بھجوایا ہے۔ کیا ان کو ایسا حق حاصل ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو قانونی سوال ہے۔ اور میں قانون سے ناواقف ہوں۔ اس لئے میں تو جواب نہیں دے سکتا اس وقت خواجہ نذیر احمد صاحب خلف خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بھی جو میرے پاس کھڑے ہیں۔ انہوں نے موصوفہ کی بات سُن کر فوراً اپنے کوٹ پر ہاتھ مارا۔ اور اس میں سے کاغذ کے ہلنے کی آواز آئی۔ اس وقت میں نے سوچا۔ کہ شائد ان کے پاس بھی اس ریزولیوشن کی نقل آئی ہے۔ اور انہوں نے تسلی کرنی چاہی ہے۔ کہ آیا وہ کاغذ محفوظ ہے یا نہیں۔ (مئی ۵۴ء کی رؤیا ہے)

(۶)

میں نے دیکھا کہ میں انکوائری کمیشن کے ہال میں ہوں۔ (گواہی کے بعد کی رویا ہے) اس وقت مجھ پر پیچھے سے ایک شخص نے حملہ کیا ہے۔ اور میں گر گیا ہوں۔ اس کا نام میں جانتا ہوں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کے ساتھ کوئی اور آدمی بھی ہے۔ اُسے میں نہیں جانتا۔ مگر قیاس سے اس کا نام تجویز کرتا ہوں۔ حملہ آور نے یہ دیکھ کر کہ میرے حملہ سے یہ مرے نہیں۔ بھاگ کر کوئی اور ہتھیار لانا چاہا۔ اور مجھے چھوڑ کر پیچھے ہٹا۔ تب میں اٹھ کر تیزی سے ایک دروازے کی طرف گیا۔ اور اس دروازہ سے باہر آ کر دروازہ بند کر کے چند اینٹوں پر جو باہر نکلی ہوئی ہیں بیٹھ گیا۔ لیکن جگہ اتنی چھوٹی ہے۔ کہ میں لٹکا ہوا ہوں۔ سامنے ایک پولیس کا افسر ہے۔ اس نے آنکھ سے ایک اور شخص کو جو وکیل معلوم ہوتا ہے اشارہ کیا۔ کہ ذرا ان کی نگرانی رکھو۔ اتنے میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ عدالت میں میرے اس طرح نکلنے پر ہتک عدالت کا سوال اٹھایا گیا ہے۔ اور شیخ بشیر احمد صاحب اس اعتراض کا جواب دے رہے ہیں۔ مجھے ان کی آواز آئی کہ وہ کہہ رہے ہیں۔ کہ میرے موکل پر اس عدالت میں حملہ کیا گیا۔ اور اسے گرا دیا گیا۔ مگر جب وہ اپنی حفاظت کے لئے کمرہ سے باہر نکل گیا۔ تو اسے ہتکِ عدالت کا نام دیا جاتا ہے۔ جب ان کی یہ آواز آئی۔ تو اس پولیس افسر نے جو میرے سامنے بیٹھا تھا پھر آنکھ سے دوسرے شخص کو اشارہ کیا۔ جس کا میں یہ مطلب سمجھا۔ کہ اب ان کی نگرانی کی ضرورت نہیں۔ اس وقت میں اتر کر بازار میں چل پڑا ہوں۔ تاکہ گھر جاؤں۔ وہ شخص جسے پولیس افسر نے میری نگرانی پر مقرر کیا تھا۔ معلوم ہوتا ہے وکیل ہے۔ اور شریف الطبع ہے۔ وہ میرے ساتھ چل پڑا مگر نیک نیتی سے یعنی میری حفاظت کی نیت سے۔ کچھ دُور چلنے پر مجھے معلوم ہوا۔ کہ کچھ اور احمدی ساتھ ہیں اور آگے آگے چل رہے ہیں۔ میں نے اس کھلی جگہ پہنچ کر یہ خیال کیا۔ کہ لوگ اس شخص کو میرے ساتھ دیکھ کر اس کے مخالف ہو جائیں گے اسے کہا کہ آپ جائیں۔ ہم لوگ تو ایسی مخالفت کے عادی ہیں۔ آپ کو میرے ساتھ دیکھ کر لوگ آپ کے بھی مخالف ہو جائیں گے۔ اس پر وہ شخص حقارت کی ہنسی ہنسا۔ اور کچھ ایسی بات کہی۔ کہ میں حق کے لئے لوگوں کی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتا۔ چونکہ آپ کو خطرہ ہے۔ اس لئے میں ساتھ ہوں۔ تھوڑی دور سڑک پر چل کر شہر کی گلیاں آ گئیں۔ اور میں چند دوستوں کے ساتھ اُدھر کو مڑ گیا۔

(یہ رؤیا حملہ سے ایک ماہ پہلے کی ہے۔ اور بعض دوستوں کو سنا دی گئی تھی۔ اُس وقت جو لوگ مسجد میں تھے۔ انہوں نے بتایا کہ حملہ کے معاً بعد ایک شخص مسجد سے نکل کر بھاگا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حملہ آور کا کوئی اور ساتھی بھی تھا۔ جو نتیجہ کی رپورٹ لینے کے لئے ساتھ آیا تھا یا الگ بھجوایا گیا جب اس نے دیکھا کہ حملہ پوری طرح کامیاب نہیں ہوا۔ تو وہ بھاگ گیا۔ اس کے بعد بعض دوستوں نے رپورٹ کی کہ ایک جیپ جس میں کچھ مودودی لوگ تھے چنیوٹ کے پاس کھڑی ہوئی دیکھی گئی۔ جو حملہ کے ایک گھنٹہ بعد وہاں سے لاہور کی سڑک پر روانہ ہو گئی۔ بعض واقف کاروں نے یہ بھی بتایا۔ کہ حملہ آور کے تعلقات بعض مودودی مولویوں سے بھی تھے)

رشتہ وناطہ کے متعلق ضروری ہدایات

قرآن کریم رشتہ وناطہ کے بارہ میں یہ ہدایت دیتا ہے کہ ایمان کو مقدم رکھا جائے چنانچہ فرماتا ہے "ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا ولعبد مومن خیرٌ من مشرکٍ ولو اعجبکم۔" یعنی اے مومنو مشرک اور لامذہب لوگوں کو اپنی لڑکیاں مت دو یہاں تک کہ وہ ایماندار ہو جائیں۔ اور مومن غلام۔ مشرک و لامذہب سے بہر حال بہتر ہے۔ اگرچہ مشرک تم کو پسند بھی آ جائے۔ یہ آیت واضح طور پر مومنوں کو اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ وہ رشتہ وناطہ میں ایماندار لڑکوں کو ترجیح دیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "علیک بذات الدین" کہ لوگ بالعموم رشتہ وناطہ کے وقت خوبصورتی وحسن۔ مال ومنال اور حسب ونسب دیکھتے ہیں۔ اے مومن تیرا کام یہ ہونا چاہیئے کہ تو دینداری کو ترجیح دے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف مومنوں کو ہدایت فرمائی بلکہ اس پر خود عمل کر کے بھی دکھلا دیا۔ کہ اپنی پھوپھی کی لڑکی حضرت زینب کا نکاح آزاد کردہ غلام زیدؓ سے کر دیا اُس زمانہ میں غلاموں کی جو حیثیت سمجھی جاتی تھی۔ ہمارے اس ملک کے لوگ اس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے یہاں چوڑے چماروں کی حیثیت ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ کے ایمان کے پیش نظر ان کے ساتھ زینبؓ کا رشتہ کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینداری کی شرط کو مقدم کرتے ہوئے اپنی جماعت کو یہ ہدایت کی کہ وہ بھی اسلامی حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی طرح رشتہ ناطہ کریں۔ اور دنیا کو راضی کرنے کی بجائے خدا تعالے کو راضی کریں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں بے شمار ایسے رشتے ہوئے کہ جن میں ایمان کی شرط اور خدا تعالیٰ کی رضامندی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور اس وقت بھی خدا تعالے کے فضل سے ایک بڑا طبقہ احباب کا ایسا ہے جو اسلامی ہدایت کو رشتہ وناطہ کے معاملہ میں مقدم رکھتا ہے۔ اور اسی میں برکت سمجھتا ہے لیکن رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو رشتہ وناطہ کے معاملہ میں اسلامی ہدایت کو نظر انداز کرتا ہے۔ اور اپنی جوان لڑکیوں کو بٹھائے ہوئے ہے۔ کسی کو حسب ونسب کی تلاش ہے۔ کسی کو مال کی طلب ہے۔ کسی کے خوبصورتی اور جمال مدنظر ہے۔ حالانکہ شریعت کا منشاء یہ ہے کہ دینداری کی شرط کو مقدم کیا جائے اور حسب ونسب اور جمال اور مال کی شرط بھی ساتھ مل جائیں۔ تو اسکو ملحوظ رکھ لیا جائے لیکن اگر یہ شرطیں تو موجود ہیں۔ اور دینداری کی شرط مفقود ہے۔ تو پھر رشتہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے بابرکت نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ہمیں اس بات کا علم ہے۔ کہ جن احباب نے ایسے رشتوں کو ترجیح دی۔ ان کی اولاد بوجہ اس شرط کے نظر انداز ہونے کے بے دین اور بد اخلاق ہوئی۔ ان کے آباؤ اجداد اگر نیک تھے۔ دین کے کام کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند تھے۔ تو آئندہ ان کی اولادوں کا یہ حال ہے کہ نیک کاموں سے دور ہیں۔ نمازوں کے تارک ہیں۔ اور خواہشات نفسانی کی پیروی کرتے ہیں۔

بعض لوگ اپنے دلوں میں یہ خدشہ لئے بیٹھے ہیں کہ ہم نے لڑکی کا رشتہ فلاں جگہ کیا تھا اور دینداری کی شرط کو مقدم کیا تھا۔ مگر اس کی وجہ سے ہمیں بہت تکلیف ہوئی ہمارے نزدیک یہ سراسر ان کا وہم ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ اگر وہ اپنے اردگرد دیکھیں کہ جن لوگوں نے مالداری اور حسب ونسب کو ملحوظ رکھ کر رشتے کئے تھے۔ وہ بھی تو مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ قرآن کریم میں ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ۔ اے مومنو لڑائی میں اگر تم کو کوئی زخم پہنچے ہیں تو تمہارے بالمقابل دشمنوں کو بھی زخم آئے ہیں۔ پھر تمہیں شکوہ کیوں ہے اور وہ تو دنیا کی خاطر لڑتے ہیں اور تم خدا کی خاطر لڑتے ہو۔ وترجون من اللہ مالا یرجون۔ تمہیں خدا تعالے سے اس ثواب کی امید ہے۔ جس کی انہیں بالکل نہیں۔ اس صورت میں تمہیں تو بالکل شکوہ نہیں کرنا چاہیئے۔ قرآن پاک کا یہ بیان مخلصین جماعت کے لئے تسلی بخش ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ اسلامی ہدایات کے مطابق رشتہ وناطہ کرنا بہر حال مومنوں کے لئے فائدہ بخش ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی یہی ہدایت ہے۔ جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ وہ حضور کی ہدایت کے مطابق رشتہ وناطہ کریں اور رشتہ وناطہ کو تاخیر میں ڈال[illegible]

[illegible] (ناظر [illegible] ربوہ)

عبادتِ الٰہی کی غرض

اور

اس کے روحانی فوائد

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کو جو اس کی آخری الہامی کتاب ہے۔ اور جس میں شریعت کے تمام احکام پوری تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں جن خصوصیات کا حامل بنایا ہے۔ ان میں سے ایک بہت بڑی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن کریم جب کوئی حکم دیتا ہے۔ تو ساتھ ہی اس کی حکمت اور غرض وغایت بھی بیان کر دیتا ہے۔ تا طبائع پر اس حکم کی تعمیل گراں نہ گزرے اور پورے شوق کے ساتھ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر صرف احکام دیئے جاتے اور ان کی حکمتیں بیان نہ کی جاتیں۔ تو بے شک عمل کرنے والے پھر بھی عمل کرتے۔ ماننے والے پھر بھی مانتے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کی خواہش رکھنے والے پھر بھی اس کے احکام پر چلنا سعادت دارین یقین رکھتے۔ مگر ذہنوں میں وہ جلا پیدا نہ ہوتا جو حکمتوں کے بیان کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ ان حکمتوں کا ایک حصہ تو ایسا ہے جسے خود قرآن کریم نے بیان کر دیا ہے۔ مگر ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرائض کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یعلمھم الکتاب والحکمۃ کہ یہ رسول لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

غرض اسلام اور قرآن کا بنی نوع انسان پر یہ بھی بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے صرف صداقت پیش نہیں کی۔ بلکہ اس صداقت کو پُر حکمت دلائل سے مزین بھی فرمایا ہے۔ تا لوگوں کو معلوم ہو کہ اس کتاب کو علیم وحکیم ہستی نے نازل کیا ہے۔ مثال کے طور پر صرف اس حکم کو پیش کیا جاتا ہے۔ جو عبادت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ عبادت انتہائی اور کامل تذلل کا نام ہے۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ کامل تذلل خدا تعالےٰ کے سوا اور کسی کے لئے جائز نہیں۔ اسی وجہ سے عبادت کا حکم صرف خدا کے لئے ہے۔ یہ جائز نہیں کہ انسان اصنام واحجار کے آگے سر بسجود ہو۔ یا دیوی دیوتاؤں کے سامنے اپنی حاجات پیش کرے۔ مگر جہاں باقی مذاہب صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کا حکم دینے پر اکتفا کرتے ہیں۔ وہاں اسلام اس عبادت کی حکمت اور اس کی غرض وغایت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

یا ایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون۔

اس مختصر سی آیت میں نہ صرف عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ کئی دلائل بھی اس بات کو ثابت کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ کہ کیوں عبادت کی جائے۔ چنانچہ پہلی وجہ لفظ رب استعمال کر کے یہ بتائی۔ کہ دنیا میں جب کوئی شخص کسی سے نیکی کرتا ہے۔ یا کسی دکھ اور تکلیف کی گھڑی میں اس کی مدد کرتا ہے۔ تو دوسرا شخص ساری عمر اس کا ممنون احسان رہتا ہے جب ایک معمولی نیکی کرنے والے کے متعلق انسان کے جذبات کی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ تو کس طرح سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی عبادت نہ کرے۔ یا اس کی ضرورت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ حالانکہ وہ رب ہے۔ اس نے انسان کی ربوبیت کی۔ اور اسے اپنے فضل سے نہایت ناقص حالت سے ترقی دیتے دیتے اعلےٰ مقام تک پہنچا دیا۔

پس اللہ تعالےٰ نے عبادت کا حکم دے کر اس کی دلیل بیان کر دی۔ اور فرمایا عبادت کا حکم تمہیں اس لئے دیا جاتا ہے۔ کہ تم پر خدا تعالےٰ کے ان گنت احسانات ہیں۔ اس نے تمہیں عالم وجود میں لا کر تم پر بہت بڑے احسانات کئے ہیں۔ اسی طرح اب کہہ کر ان لوگوں کی بھی تردید کر دی ہے۔ جو غیر اللہ کی پرستش کرتے ہیں۔ آج دنیا میں کہیں پتھر کی عبادت کی جاتی ہے کہیں سانپ بچھو، موذی درندوں، ستاروں چاند، سورج، پہاڑ، درخت اور دریا وغیرہ کو پوجا جاتا ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو شولنگ کے آگے سر جھکا دیتے ہیں۔ ان تمام لوگوں کی رب کہہ کر تردید کر دی گئی ہے۔ اور اسلام نے بتایا ہے کہ عبادت اسی کی کرنی چاہیئے جو رب ہو۔ اور جس کا انسان کی ترقی میں حقیقی دخل ہو۔ اس پر سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ جب رب کی ہی پرستش کرنی ہے۔ تو ماں باپ اور بادشاہ وغیرہ کی بھی عبادت کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ماں باپ بھی بچوں کی ربوبیت کرتے ہیں۔ اور بادشاہ کا بھی رعایا کی پرورش میں بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے فرمایا ربکم الذی خلقکم اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ ماں باپ بے شک ایک قسم کے رب ہوتے ہیں۔ بادشاہ بے شک ایک قسم کا رب ہوتا ہے۔ مگر اس کا خلق میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور عبادت اس کی کرنی چاہیئے جو رب ہی نہ ہو۔ بلکہ خالق بھی ہو۔ پھر اس پر اور زیادہ زور دینے کے لئے فرمایا۔ خدا تعالےٰ کا صرف یہی احسان نہیں کہ وہ رب ہے۔ اور پھر تمہارا رب ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر تمہارے باپ دادا کا بھی محسن ہے۔ گویا اس کے احسان کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ جیسے دنیا میں بھی لوگوں کے احسان مختلف مدارج رکھتے ہیں۔ کوئی شخص اگر ریل میں بیٹھنے کے لئے جگہ دے دے۔ تو وہ بھی ہمارا محسن ہوتا ہے۔ مگر اس کا احسان اس شخص کے مقابلہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ جو پشت ہا پشت سے احسان کرتا چلا آ رہا ہو۔

پس فرمایا خدا تعالےٰ نہ صرف تمہارا رب ہے بلکہ تمہارے باپ دادا کا بھی رب ہے۔ اس وجہ سے تمہارا فرض ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔ اس کے بعد فرمایا۔ لعلکم تتقون یہ مت خیال کرو کہ عبادت سے خدا تعالےٰ کو کوئی فائدہ ہوگا۔ بلکہ یہ حکم محض تمہارے فائدہ کے لئے ہے۔ اور تم اسکے نتیجہ میں ہر قسم کے نقصان سے بچ جاؤ گے۔ خواہ وہ جسم کے متعلق ہو یا اخلاق کے متعلق ہو یا روحانیت کے متعلق ہو۔

یہ عبادت جس کا اسلام نے اپنے متبعین کو حکم دیا ہے کئی رنگ کی ہوتی ہے۔ جن میں سے ایک رنگ کی عبادت وہ ہے۔ وہ نماز کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔ نماز کو عربی زبان میں صلوٰۃ کہتے ہیں۔ اور صلی جلنے کو کہا جاتا ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ صحیح معنوں میں وہی نماز کہلا سکتی ہے۔ جس میں ایک سوزش اور درد پایا جاتا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور گریہ وبکا سے کام لیا گیا ہو۔ اس نماز کی قرآن کریم نے بعض شرائط بھی بیان کی ہیں جو یہ ہیں۔

اوّل۔ طہارت جسمانی چنانچہ فرماتا ہے۔ واذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو وضو کر لیا کرو۔ دوسری جگہ فرمایا وان کنتم جنباً فاطھروا۔ اگر جنبی ہو تو غسل کر لیا کرو۔

دوم۔ اوقات مقررہ پر نماز ادا کرنا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً۔

سوم۔ نماز پر دوام۔ فرماتا ہے الذین ھم علیٰ صلوٰتھم دائمون

چہارم۔ نماز کی محافظت یعنے خطرناک سے خطرناک حالات میں بھی جب تک ہوش وحواس قائم ہوں نماز کی حفاظت کی جائے۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کی یہ صفت بیان فرماتا ہے والذین ھم علیٰ صلوٰتھم یحافظون

پنجم۔ نماز کی حقیقت سے باخبر ہو فرماتا ہے ویل للمصلین الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون

ششم۔ نماز ریا سے پاک ہو۔ اس میں کسل نہ ہو۔ منافقوں کے متعلق فرمایا الذین ھم یراؤن کہ وہ ریا کے لئے نماز پڑھتے ہیں دوسری جگہ فرمایا لا یاتون الصلوٰۃ الا وھم کسالیٰ وہ نماز کی ادائیگی میں بڑی سستی سے کام لیتے ہیں۔

ہفتم۔ نماز باجماعت ادا ہو واركعوا مع الراکعین

ہشتم۔ نماز میں خشوع وخضوع ہو فرماتا ہے۔ الذین ھم علیٰ صلوٰتھم خاشعون۔

جب کوئی شخص اس رنگ میں اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے۔ اور ان تمام شرائط کو بجا لائے جن کو شریعت اسلامیہ نے بیان کیا ہے تو آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا شخص ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دل خدا تعالےٰ کی صفات کا عرش بن جاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر اس قسم کی نماز انسان کو بدی اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا نقشہ ہر وقت انسان کی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور وہ اسکے جلال سے لرزاں وترساں رہنے کی وجہ سے بدی سے متنفر ہو جاتا۔ اور خدا تعالےٰ کے قرب میں زیادہ سے زیادہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔

ضروری اعلان

امریکہ کے باہر ایک علاقے میں پاکستانی ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ نہایت معقول۔ اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ پنشن اور رخصتیں بڑے فراخ پیمانہ پر۔ درخواست کنندگان ایم۔ اے یا بی۔ اے بی۔ ٹی جن کا انگریزی زبان کا علم خاصہ ہو۔ اور اچھی طرح سے لکھ بول سکتے ہوں۔ محض بی۔ اے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انگریزی کی قابلیت خاطر خواہ ہو۔ درخواستیں ۷ر اکتوبر ۱۹۵۴ء تک بنام کا خانہ خالی چھوڑ کر پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ آنی چاہئیں۔ کافی تعداد درخواستوں کی صورت میں اس امر کی بھی حتی الوسع کوشش کی جائے گی۔ کہ انٹرویو ربوہ میں ہو جائے۔ تا کہ بصورت منظوری جانے کا کرایہ بھی مل جائے۔ احمدی نوجوانوں کے لئے بڑا عمدہ موقعہ ہے یہ یاد رہے کہ شرح تنخواہ پاکستان کی نسبت اڑھائی گنا تک ہوگی۔ اور دیگر فوائد اس کے علاوہ

(ناظر تعلیم وتربیت ربوہ)

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الرجل فی الجماعۃ تضعف علیٰ صلوٰتہٖ فی بیتہ وفی سوقہ خمسا وعشرین ضعفا وذالک انہ اذا توضّأ واحسن الوضوء ثم خرج الی المسجد لا یخرجہ الا الصلوٰۃ لم یخط خطوۃ الا رفعت لہٗ بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ فاذا صلّٰی لم تزل الملٰئکۃ تصلّی علیہ مادام فی مصلاہ اللّٰھم صلّ علیہ اللّٰھم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلوٰۃ ما انتظر الصلوٰۃ۔ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز اس کے گھر اور دوکان میں نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ درجہ رکھتی ہے۔ اور یہ اسی لئے ہے۔ کہ اس نے جب وضو کیا عمدگی کے ساتھ وضو کرنا پھر وہ مسجد کی طرف نکلا۔ صرف نماز ادا کرنے کی ہی غرض سے۔ تو وہ کوئی قدم نہیں چلا۔ مگر اس سبب سے اس کا درجہ بلند ہوا۔ اور اس کا گناہ دور ہوا۔ پھر جب نماز ادا کی۔ تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہے۔ جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہا۔ کہ اے خدا اس کا درجہ بڑھا۔ اور اس پر رحم کر۔ اور تم میں سے جو شخص جب تک کسی نماز کے لئے انتظار کرتا ہے۔ وہ نماز کی حالت میں ہی سمجھا جاتا ہے

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ــــ اہم اطلاعات

(۱) چندہ سالانہ اجتماع

ہمارا چودھواں سالانہ اجتماع انشاءاللہ تعالیٰ اپنی سابقہ روایات کے مطابق ۵، ۶، ۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ مرکزی دفتر اس سلسلہ میں اپنی تیاریاں کر رہا ہے۔ مگر اس کے لئے بیرونی مجالس کے بھی فرائض ہیں جن کی ادائیگی کی طرف انہیں توجہ دینی چاہیئے۔ اسی سلسلہ میں مرکزی اطلاعات کا بغور مطالعہ کر کے ان کے مطابق عمل کرنا اور دفتر مرکزی میں اطلاعات بھجوانا ضروری ہے۔

دوسری سب سے اہم چیز اجتماع کا چندہ ہے۔ جس کے بغیر مرکز کام ہی نہیں کر سکتا۔ اب تو وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ جملہ مجالس کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔ اور جملہ خدام سے شرح کے مطابق چندہ اجتماع وصول کر کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا چاہیئے۔ تا مرکز انتظام جاری رکھے۔ بروقت روپیہ موجود نہ ہونے کی وجہ سے اکثر دفعہ زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔

(۲) خادم کا سامان

سالانہ اجتماع ۵، ۶، ۷ نومبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ شامل ہونے والے خدام کو اپنا سامان ساتھ لانا چاہیئے۔ اس سامان کا ہر خادم کے پاس ہر وقت موجود رہنا نہایت ضروری ہے۔ تھیلا۔ پلیٹ۔ گلاس یا مگ۔ پٹی چار انچ چوڑی اور دو گز لمبی یا ۳۰×۳۰×۴۰ کا تکون رومال۔ بھنے ہوئے چنے۔ رسی۔ چاقو۔ سوئی دھاگہ۔ دیا سلائی۔ پنسل اور اگر سہولت ہو۔ تو ٹارچ بھی رکھنی چاہیئے۔ اسی طرح ہر خادم کے پاس اس کا نشان رکنیت یعنی بیج ہونا ضروری ہے۔

(۳) خدام نوٹ کر لیں

مرکزی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس مرتبہ اجتماع کے موقعہ پر دکانات کی عام اجازت نہ دی جائے۔ البتہ جو خدام چائے وغیرہ کے عادی ہوں۔ ان کے لئے اجتماع پر صرف چائے۔ دودھ۔ دہی لسی وغیرہ کی دوکان کا انتظام کیا جائے گا۔ ان کے ساتھ اور کوئی چیز نہیں ملے گی۔

خدام آتے وقت اپنے ہمراہ بھنے ہوئے چنے ضرور لائیں۔ تا ناشتہ کے طور پر کام آسکیں۔ نیز چائے وغیرہ بھی صرف معین اوقات میں مل سکے گی۔ ہر وقت یکساں نہیں رکھی جائے گی۔ اسی لئے خدام اس کے لئے تیار ہو کر آئیں۔

اسی طرح ہر خادم کے پاس سامان میں ایک پنسل کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔ اجتماع کے موقعہ پر دفتر کی طرف سے کسی کو پنسل نہیں دی جا سکے گی۔

(۴) ورزشی مقابلے:۔ سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء کے موقع پر مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔

(۱) اجتماعی:۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال (۲) انفرادی:۔ ۱۰۰ گز، ۲۲۰ گز، ۴۴۰ گز، ۸۸۰ اور ایک میل کی دوڑیں۔ لمبی اور اونچی چھلانگیں۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا (۳) ذہنی:۔ ذہانت کا پرچہ۔

شمولیت کے لئے نام بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کو خاص طور پر مدنظر رکھا جائے۔

(ا) مختلف کھیلوں میں حصہ لینے والوں کے نام ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ کسی ٹیم کو جس کی اطلاع ۲۰ اکتوبر کے بعد آئیگی شامل نہیں کیا جائے گا۔ (سوائے نائب صدر صاحب کی خاص اجازت کے)

(ب) کھیلوں میں صرف سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین خدام الاحمدیہ ہی حصہ لے سکیں گے۔

(ج) ہر مجلس ایک مقابلہ میں صرف ایک ٹیم بھیج سکتی ہے۔

(د) جس مجلس کی طرف سے کوئی ٹیم حصہ لے رہی ہو۔ اس کا کوئی کھلاڑی کسی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل نہیں ہو سکے گا۔

(س) ورزش اجتماعی کے لئے نکر بنیان اور کینوس شوز ضروری ہیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ و استغفار ایک مجرب نسخہ ہے

"بعض لوگوں پر دکھ کی مار ہوتی ہے۔ تو وہ ان کی اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔ پس آدمی کو لازم ہے۔ کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے۔ اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو۔ بداعمالیاں حد سے گزر جاویں۔ اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں۔ جب خدا تعالیٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے۔ تو عام طور پر دلوں میں اس کی محبت کا القا کر دیتا ہے۔ لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گزر جاتا ہے۔ اس وقت آسمان پر اس کی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ مگر جونہی وہ توبہ و استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے۔ تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ کہ اس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ و استغفار ایسا مجرب نسخہ ہے۔ کہ خطا نہیں جاتا۔" (الحکم جلد ۳ ع ۱۷ صفحہ ۲ پرچہ ۱۲ رمئی ۱۸۹۹ء)

تحریک جدید کے بقایادار توجہ فرماویں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت کہ

(۱) "میرا ارادہ ہے۔ کہ انیس سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے۔ اور اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے۔ جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے دی"۔

(۲) دفتر دور اول کے انیس سالہ مجاہدین کی فہرست بنا رہا ہے۔ اور جن کے انیس سال پورے ادا ہیں۔ ان کے نام فہرست میں لکھے جا رہے ہیں۔ مگر چونکہ ارشاد یہ ہے۔ کہ نام ان کے ہی لکھے جائیں۔ جو انیس سال متواتر دیتے رہے ہیں۔ بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ جن کے ذمہ تھوڑا بہت بقایا ہے۔ ان کو اطلاع دی جا رہی ہے۔ تا وہ بھی ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کروا لیں۔

(۳) دفتر سے بقایا کی اطلاع ملنے پر بعض احباب لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے ذمہ کوئی بقایا نہیں۔ ہمیں خوب یاد ہے۔ کہ وعدہ ادا کیا تھا۔ پس ہمارا نام فہرست میں لکھ کر اطلاع دیں۔

(۴) ایسے احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ کہ آپ نے اپنی یاد پر لکھا ہے۔ کہ وعدہ ادا کر دیا گیا تھا۔ دفتر تو اندراج اس وقت کرتا ہے۔ جب وعدہ کی رقم تحریک جدید کے حساب میں پڑ جائے۔ کسی دوست کی زبانی یا یادداشت پر وصولی نہیں دکھاتا۔ اور نہ دکھا سکتا ہے۔ اس لئے اس کی اب یہی صورت ہے۔ کہ اول آپ نے جو رقم ادا کی ہے۔ اس کا حوالہ مرکزی دفتر کی رسید کا نمبر و تاریخ دیں۔ مقامی رسید کا حوالہ کافی نہیں۔ ہاں مقامی عہدہ دار سے مرکزی رسید کا نمبر و تاریخ دریافت فرماویں۔ تا مزید پڑتال ہو۔

دوسری صورت یہ کہ آپ کے پاس اگر کوئی ثبوت نہ ہو۔ تو ظاہر ہے۔ کہ بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں لکھوا لیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

کراچی مارکیٹ کا جائزہ

(۲)

رسد کی زیادتی اور مانگ کی کمی کی وجہ سے سارا ہفتہ نرخ گراوٹ کی طرف مائل رہے اگرچہ منگل کو SPECULATIVE خریداری کی بنا پر حاضر سونا کے نرخ -/۹۳/۱۵ روپیہ اسی نرخ پر مارکیٹ اسی روز کھلی تھی) سے بڑھ کر -/۹۵/۵ ہوگئے تھے۔ مگر یہ برقرار نہ رہ سکی۔ اور اسی شام -/۴/- کی کمی ہوگئی۔ بدھ کو جب مارکیٹ کھلی۔ تو فروختگی رحجان زیادہ تھا نتیجۃً نرخ مزید -/۴/- کم ہوگئے۔ ۱۶ ستمبر کو نرخ اور گرگئے۔ مارکیٹ -/۸/- کمی پر کھلی تھی۔ اگرچہ بعد میں -/۸/- کا اضافہ ہوا۔ لیکن یہ عارضی تھا مارکیٹ ۹۴/۴ پر بند ہوئی۔ جمعہ کو خریداری کی عدم موجودگی کی بنا پر نرخ اور کم ہوگئے۔ اور نرخ -/۹۳/۱۲ پر آگئے۔ ہفتہ کے آخری روز کو وعدہ کے بازار میں تیزی آئی۔ لیکن حاضر سونا کے نرخ -/۱/- مزید کم ہوگئے۔

چاندی کے نرخ ابتداء میں تو گرتے رہے لیکن بعد میں سٹاک کی کمی کی وجہ سے خریداری کی بناء پر نرخ -/۹/۱ بڑھ گئے۔

کراچی میں وزیر مالیات کے واشنگٹن کے دورے کو کافی اہمیت دی جارہی ہے۔ توقع ہے۔ کہ وہ مزید امداد کا بندوبست کریں گے۔

باردانہ

یہ مارکیٹ جو پچھلے ہفتہ میں پٹ سن کی فصلوں کو نقصان پہنچنے کی خبر سے کافی تیز ہوگئی تھی

. . . .

ہفتہ کے ابتدائی ایام میں تو نرخ گرتے ہی رہے لیکن جمعہ کو مانگ کے ابھرنے سے کچھ فرق پڑا۔ لیکن جس روز مارکیٹ بند ہوئی۔ صورت حال معمول پر آچکی تھی۔ سارا ہفتہ میں تقریباً ۲۵۰۰ گانٹھوں کے سودے ہوئے۔ جن میں سے پانچ اور چھ سو کے درمیان کراچی سے باہر کے سودے تھیں۔

اگرچہ پیر کو ٹول کے نرخوں میں تھوڑا سا اضافہ ہوا تھا مگر بعد کے دنوں میں نرخ بڑھنے کی بجائے کم ہی ہوتے رہے۔ ۱۶ ستمبر تک ایک روپیہ کی کمی آگئی۔ ۱۷ ستمبر کو مانگ میں اضافہ ہوا۔ کیونکہ بارٹر سکیم کے تحت چاول برآمد کرنے کے لئے باردانہ درکار تھا۔ اسی دن ٹول کے نرخ ایک روپیہ بڑھ گئے۔ مگر جب ۱۸ ستمبر کو ایک مل نے حاضر اور وعدہ پر مال کی پیش کش کی۔ تو نرخ اور بھی گر گئے اسی دن تقریباً ٹول کی ۵۰۰ گانٹھوں کا سودا -/۸/-/۱۳۶ پر ہوا۔ اور اکتوبر ڈلیوری کے نرخ ۱۳۰ تھے۔ ٹول کے برعکس ٹون کے نرخ اسی عرصہ میں

معمولی رہے۔ پیر کو جب مارکیٹ کھلی۔ تو ٹون کے سودے ۵۸/۸ پر ہوئے۔ اور اس کے بعد کمی کی بجائے اضافہ ہوتا ہے۔ ہفتہ بھر اس کے نرخوں میں تقریباً ایک روپیہ آٹھ آنہ کا اضافہ ہوا۔ مگر ہیشین ٹول کی طرح گراوٹ کی طرف مائل رہا۔ ٹول کے ساتھ اس کے نرخ بھی کم ہوتے رہے۔ ۱۷ ستمبر کو اس کی قیمت میں اضافہ ہوا۔ لیکن آخری دن نرخ پھر برابر ہوگئے۔

پٹ سن کی مصنوعات کے نرخ

نام اشیاء	۳ ستمبر	۱۸ ستمبر
جی ٹول	-/-/۱۳۸	-/-/۱۳۷
ٹون باد	-/۸/۵۸	-/-/۶۰
ہیشین ۱۱/۵×۴۰	-/-/۱۹	-/۱۹/-
" ۱۰×۵۰	-/۸/-	-/۸/-
" ۸×۴۰	-/۴/۱۰	-/۴/۹

مشرقی اور مغربی پاکستان کے مابین تجارت

اگرچہ مشرقی اور مغربی پاکستان میں ایسی اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔ جو ایک حصہ میں تو بالکل دستیاب نہیں ہوتیں یا ان کی کمی محسوس کی جاتی ہے۔ مگر جو ملک کے دوسرے حصہ میں بافراط ملتی ہیں۔ چونکہ غیر منقسم ہندوستان میں پاکستان کے مغربی منطقہ کے صوبوں کی تجارت بنگال اور خصوصاً اس کے مشرقی اضلاع سے کوئی خاص نہ تھی۔ اس لئے قیام پاکستان کے بعد بھی ملک کے دونوں حصوں کے مابین تجارت بڑھ نہ سکی۔ یہ امر یقیناً تعجب انگیز ہے۔ کہ ابتداء میں پاکستان کے مغربی صوبے ہندوستان کو دالیں اور دیگر اجناس خوردنی برآمد کرتے رہے۔ اور وہاں سے چائے اور پان برآمد کرتے رہے۔ حالانکہ ان دنوں مشرقی بنگال کو چائے برآمد کرنے میں خاصی مشکلات درپیش تھیں۔ اور لاکھوں روپے کے پان ضائع ہوجاتے تھے اور وہ اپنے استعمال کے لئے ہندوستان دالیں وغیرہ برآمد کرتا تھا۔ اگرچہ حکومت کو بھی ان حالات کا ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے۔ مگر دونوں حصوں کے تاجر بری الذمہ نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ انہوں نے بھی ملکی ذرائع اور ضروریات کا صحیح جائزہ نہیں لیا تھا۔ حال ہی میں جب لاہور کے ایک صنعتی ادارے نے اپنی مصنوعات کی برآمد کے لئے حکومت سے اجازت کی درخواست کی تو چیف کنٹرولر آف امپورٹس اور ایکسپورٹس

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۰)

اکتوبر ۱۹۵۴ء میں

آپ کی قیمت اخبار ختم ہورہی ہے۔ براہ کرم قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کا انتظار نہ فرمایا کریں۔ اس میں آپ کو نقصان ہے۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھجوانے میں فائدہ ہے۔ اگر وقت پر قیمت نہ آئی۔ تو وی پی بھجوایا جائے گا۔ وی پی واپس آجانے پر اخبار تا وصولی قیمت روک لیا جائیگا

۶۳۸۲ مرزا اسلام حمید رضا صاحب ۹ ر اکتوبر ۱۹۵۴ء
۱۴۲۱۴ چوہدری شریف احمد صاحب ۶ ر اکتوبر "
۱۵۴۵۸ کیپٹن ملک حبیب اللہ صاحب ۳۱ " "
۱۵۷۲۳ ڈاکٹر عبدالمجید صاحب " " "
۱۵۷۴۹ چوہدری رشید احمد صاحب " " "
۱۶۲۱۳ سید محمود احمد صاحب " " "
۱۶۸۶۱ ڈاکٹر اے۔ ملک صاحب ۲۰ " "
۱۷۶۴۴ چوہدری مبشر احمد صاحب ۳۱ " "
۱۸۵۰۰ صوفی اقبال احمد صاحب ۱۰ " "
۱۸۵۱۲ چوہدری ممتاز نبی صاحب ۳۱ " "
۱۸۷۳۳ کیپٹن بشیر ولی صاحب ۱۴ " "
۱۹۲۸۸ صوبیدار محمد حسین صاحب ۱۵ " "
۲۰۲۶۳ حکیم فضل محمد صاحب ۳۱ " "
۲۰۴۱۴ چوہدری عطاء الرحمن صاحب نمبردار ۳۱ " "
۲۰۵۵۰ ناظم صاحب محکمہ اطلاعات حیدرآباد دکن ۲۰ " "
۲۰۸۱۴ میاں احمد دین صاحب ۱۵ اکتوبر "
۲۰۸۲۹ ملک شیر بہادر صاحب ۸ " "
۲۰۸۴۲ شیخ دوست محمد صاحب ۱۰ " "
۲۰۸۹۱ شیخ عبدالرحمن صاحب ۱۶ " "
۲۰۹۴۱ ملک محمد حسین صاحب ۳۱ " "
۲۱۰۵۰ چوہدری غلام احمد صاحب لیبر ۱۵ " "
۲۱۳۸۵ ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب ۳۱ " "
۲۱۵۶۵ سید محمد حسین شاہ صاحب ۱۰ " "
۲۱۶۵۹ میاں امام بخش صاحب ۱۸ " "
۲۱۷۲۹ ڈاکٹر برکت علی صاحب ۲۰ " "
۲۲۰۹۱ چوہدری احمد خان صاحب ۲۱ " "
۲۳۰۷۵ ماسٹر بشیر احمد صاحب ۳۱ " "
۲۳۲۳۴ میاں محمد حسین صاحب ۳۱ " "
۲۳۳۷۹ سید خادم حسین شاہ صاحب ۳۱ " "
۲۳۴۳۰ چوہدری عبدالرحمن صاحب ۱۴ " "
۲۳۴۳۷ " میر احمد صاحب ۲۰ " "
۲۳۴۶۶ میاں غلام رسول صاحب ۳۱ " "
۲۳۴۸۷ ڈاکٹر محمد سعید صاحب ۵ " "
۲۳۷۱۸ چوہدری اللہ بخش صاحب ۲۲ " "
۲۳۷۳۶ ماسٹر چراغ محمد صاحب ہیرو ملک " "
۲۳۷۵۵ چوہدری غلام حمید صاحب ۲۳ " "
۲۳۸۶۲ مولوی بشیر احمد صاحب ۲۱ " "
۲۳۸۷۸ چوہدری اکرام اللہ صاحب ۲۷ " "
۲۳۹۸۰ چوہدری غلام احمد صاحب احمد آباد ۵ " "

۲۳۹۹۵ اے۔ اے کہلون صاحب ۱۸ ر اکتوبر ۱۹۵۴ء
۲۳۹۹۸ ملک بشیر احمد صاحب ۲۰ " "
۲۴۰۰۵ سیٹھ فاضل الٰہ دین صاحب ۳۱ " "
۲۴۰۳۱ میاں محمد عبداللہ صاحب ۲۲ " "
۲۴۰۸۶ چوہدری محمد شفیع صاحب ۳۱ " "
۲۴۱۱۵ قاضی ضیاء اللہ صاحب ۳۱ " "
۲۴۱۳۶ سردار شفیع اللہ صاحب ۱۲ " "
۲۴۱۸۶ ایم محمد دین صاحب ۲۱ " "
۲۴۲۱۴ چوہدری جہان خان صاحب ۱۲ " "
۲۴۳۲۰ میر اللہ بخش صاحب تسنیم ۱۰ " "

حب جند — ان بیش بہا قیمتی اجزاء کا مرکب ہے۔ جس کے چند روزہ استعمال سے انسان کی کایا پلٹ ہوجاتی ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹر۔ رؤسا طبیب۔ وکیل اور بزرگ ہستیاں اس کی شاہد ہیں۔ اس کا استعمال اعصاب دماغ۔ کمزوری قلب۔ مالیخولیا اور عورتوں کو مردہ یا لقوہ جیسی موذی مرض سے نجات دلا کر جسم میں نئی زندگی پیدا کردیتی ہے۔ اس کا ایک دفعہ کا استعمال آپ کو ہمیشہ کے لئے مفید پڑیگا قیمت مکمل کورس -/۲۵ روپے۔

حب آسگند — یہ دوا بھی حب جند والے فوائد رکھتی ہے۔ غرباء کے لئے ارزاں نسخہ ہے۔
قیمت -/-/۴ چار روپے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق ربوہ

احمدیت کے خلاف
پانچ اعتراضات
معہ جواب
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ۔
اردو انگریزی میں
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

حب اٹھرا رجسٹرڈ اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ -/۸/۱ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

لاہور میں موسلادھار بارش۔ متعدد افراد ہلاک اور تین سو زخمی

ہزاروں مہاجر بے خانماں سینکڑوں جھونپڑیاں بہ گئیں ایک ہزار مکانات منہدم لاکھوں روپے کا نقصان

ایک دن میں تقریباً ۱۶ انچ بارش لاہور میں آج تک اتنی بارش نہیں ہوئی

لاہور ۲۴ ستمبر۔ پنجاب کے دارالحکومت کی تاریخ میں پہلی مرتبہ آج ۲۴ گھنٹے میں ۲۲ء۵ انچ بارش ہوئی اور لاہور کا تقریباً تین چوتھائی حصہ زیر آب آ گیا۔ اور پانی کی گہرائی ۲ فٹ سے ۵ فٹ تک پہنچ گئی رات گئے تک جو اطلاعات ملی ہیں۔ ان سے پتہ چلا ہے کہ ۱۲ افراد ہلاک اور مکانات گرنے سے ۲۰۰ سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں لاہور کے مختلف علاقوں سے ایک ہزار مکانات گرنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ محمد نگر۔ مصری شاہ۔ قلعہ لچھمن سنگھ اور رحمان پورہ جیسے نشیبی علاقوں سے ابھی تک مکانات گرنے کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اس لئے صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ کتنے مکانات گرے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے ریڈ کراس سوسائٹی کے حوالے سے خبر دی ہے کہ آج ۲۴ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ جن میں ۳۰ عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ غیر سرکاری اندازے کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد ۸۰ کے قریب بتائی گئی ہے۔ آج ریڈ کراس سوسائٹی نے ۲۰ ایسے افراد کو بھی ابتدائی طبی امداد پہنچائی۔ جن کو سانپوں نے ڈسا تھا۔ جہاں تک مالی نقصان کا تعلق ہے اس کا ابھی تک صحیح اندازہ تو معلوم نہیں ہو سکا۔ مگر خیال ہے کہ نقصان لاکھوں روپے کا ہوا ہے۔

اس زبردست بارش کے سبب آج لاہور کی تمام سڑکیں دریا کا نظارہ پیش کر رہی تھیں۔ اور لوگ گھٹنوں گھٹنوں پانی سے گزر رہے تھے گلے تک پانی میں آ جا رہے تھے۔ شہر کا پورا مواصلاتی نظام درہم برہم ہو گیا۔ اومنی بس کی سروس معطل ہو گئی۔ ٹریفک بند ہو گیا۔ ریڈیو پاکستان کا لاہور اسٹیشن چار گھنٹے تک بند رہا۔ کئی بار متعدد گھنٹوں تک بجلی بند رہی۔ جی۔ او۔ آر اسٹیٹ کے علاقے میں نو رات کے ساڑھے دس بجے تک بجلی نہیں پہنچ پائی تھی۔ متعدد علاقوں میں پانی کی سپلائی بھی بند ہو گئی۔ لاہور اور راولپنڈی اور لاہور اور شاہدرہ کے درمیان ۴ مقامات پر لائن ٹوٹ گئی۔ پاکستان میل اور ایکسپریس راستے میں کھڑی رہیں۔ اور پھر مغلپورہ بھیج دی گئیں۔ تاکہ وہ لاہور پہنچ سکیں۔ پنجاب ایکسپریس کو جو لاہور چھاؤنی تک پہنچ گئی تھی۔ مغلپورہ بھیجنا پڑا۔ لیکن رات کے ساڑھے دس بجے تک ان میں سے ایک بھی لاہور نہ پہنچی تھی شہر کے متعدد مقامات پانی سے گھر کر شہر کے دوسرے حصوں سے کٹ گئے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے خبر دی ہے۔ کہ کشمیر روڈ اور گندہ نالا پر مہاجرین کی تمام جھونپڑیاں بہہ گئیں۔ جس سے ہزاروں مہاجرین بے خانماں ہو گئے۔ شکھ نالے میں جو پہروں تک تقریباً سوکھا تھا۔ آج طغیانی آ گئی۔ جس کے سبب بھوجی اور راج گڑھ کی بستیاں گھر گئیں۔

یہ شدید بارش جس کی یہاں مثال نہیں ملتی اور جس سے یہاں کے لاکھوں شہری مصائب اور تباہی کا شکار ہو گئے۔ جمعہ کی شب دو بجے سے شروع ہوئی اور جمعہ کے دن دو بجے تک مسلسل ایک جیسی ہوتی رہی۔ اس وقت تک لاہور میں ۱۵ انچ بارش ہو چکی تھی۔ نشیبی علاقوں میں رہنے والے جنہوں نے رات پریشانی اور خوف میں گذاری تھی صبح کو انہوں نے یہ دیکھا کہ ان تمام علاقوں میں تین سے پانچ فٹ تک پانی تھا۔ سڑکیں نہریں بنی ہوئی تھیں۔ اور مکانوں کے صحن اور بنگلوں اور کوٹھیوں کے دالان تالاب بن چکے تھے۔ پانی کی سطح اونچی ہوتی چلی گئی۔ اور صبح تک نشیبی علاقوں کے مکانات کے کمروں میں پانی پہنچ چکا تھا۔ اور بعض مکانات پر دو دو فٹ پانی کھڑا تھا۔ خوفزدہ لوگ اپنے گھریلو سامان کو بچانے کی بے تحاشا کوشش کر رہے تھے۔ اور بارش کے رکنے کی دعائیں مانگ رہے تھے اہل مں نے اپنے مکانات تو خالی کر دیئے مگر انہیں یہ پریشانی تھی کہ وہ اپنے بچوں اور عورتوں کو کہاں لیجا کر رکھیں۔ ان پر یہ مصیبت اچانک پڑی تھی ہر طرف مکانات گر رہے تھے اور ان مکانوں کے رہنے والے خوفزدہ اور گم سم جان بچانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔

مال روڈ پہ نہر کا جو پل ہے اس پر شگاف پڑ گیا۔ کوئی چھ فٹ مربع شگاف تھا۔ پل پر سے آمد و رفت بند کر دی گئی۔ نہر پر ریلوے کے پل کو بھی نقصان پہنچا۔ بارش کا پانی کوئنز روڈ اور ریڈ کراس کی عمارت کے تہ خانہ میں پھوٹ گیا۔ جہاں ضروری امداد کے لئے پانچ لاکھ کی قیمت کا سامان جمع رہتا ہے کارکنوں نے اس سامان کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ لیکن ساڑھے پانچ بجے تک تہ خانے میں پانچ فٹ پانی چڑھ گیا اور پورا سامان بچانا ناممکن ہو گیا۔ اس سلسلہ میں سوا کروڑ روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ کئی مقامات پر سڑکیں بہ گئیں اور کئی جگہ غار پڑ گئے۔ لاہور کے چڑیا گھر میں بھی پانی ہو گیا بعض جگہ پانی کی سطح ۶ فٹ تھی۔ سینکڑوں درخت شہر میں گر گئے جس سے ٹیلیفون کے تار ٹوٹ گئے اور سلسلہ خراب ہو گیا

کراچی مارکیٹ کا جائزہ

(بقیہ صفحہ ۷)

سنے ... لاہور سے کے انتظامیہ کو مشورہ دیا کہ وہ پہلے مشرقی بنگال کی طرف توجہ دیں کیونکہ انہیں وہاں کے تاجروں سے اپنی مصنوعات کے لئے درآمدی لائسنسوں کی درخواستیں موصول ہوتی ہیں یہ ایک مثال ہے جس سے حالات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگرچہ تھوڑا عرصہ سے اس ضمن میں تبدیلی رونما ہو رہی ہے۔ اور ملک کے دونوں حصوں کے مابین تجارت میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مگر ابھی اس تجارت کی توسیع کے کافی امکان ہیں۔ چند روز ہوئے ڈھاکہ کا ایک تجارتی وفد کلکتہ گیا تھا۔ بہت بہتر ہوتا اگر ایسے وفد مغربی پاکستان کا دورہ کرتے اور مغربی پاکستان کے تجارتی وفد مشرقی بنگال کی ضروریات کا جائزہ لیتے۔ اس سے نہ صرف تاجروں کو فائدہ پہنچتا۔ بلکہ دونوں حصوں کے تعلقات بھی بہتر ہوتے۔ مغربی پاکستان کے تاجروں کو اس امر پر پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اور اس ضمن میں کوئی تعمیری قدم اٹھانا چاہیئے

امریکہ سے معاوضہ دینے کا مطالبہ

ٹوکیو ۲۵ ستمبر۔ امریکی ایٹمی تجربات کے اثرات سے جو جاپانی مچھیرا ہلاک ہو گیا تھا۔ جاپان کی کابینہ نے امریکہ سے اس کے معاوضہ میں ۵۰ لاکھ ین کا مطالبہ کیا ہے۔ وزیراعظم اوکازاکی نے کہا۔ کہ کابینہ امریکہ سے مطالبہ کرے گی۔ کہ وہ جزیرہ موغوبیلو میں مزید ایٹمی تجربہ نہ کرے۔

دستخط آئندہ ہفتے ہوں گے

قاہرہ ۲۵ ستمبر۔ برطانوی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے آج ایک اعلان میں کہا ہے کہ خطہ سویز سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کے متعلق اینگلو مصری معاہدے کے مسودے پر معمولی اختلاف کے سبب ابھی تک اس پر دستخط نہیں ہو سکے۔

مصری اور برطانوی ذرائع کا بیان ہے کہ یہ اختلافات جلد رفع ہو جائیں گے۔ اور توقع ہے۔ کہ آئندہ ہفتے میں اس معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے۔

---

۲۲ ہو گئی ہے۔

سیٹو سے مشرق اور مغرب کے درمیان اختلاف ختم ہو گیا

نیویارک ۲۵ ستمبر۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ سیٹو معاہدے سے یہ ڈھکوسلا تو اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا ہے کہ مشرق اور مغرب کے درمیان بنیادی اختلاف کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔

مسٹر ڈلس نے یہ الفاظ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں گذشتہ سال کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہے اس معاہدے نے اقوام کے حق خود اختیاری اور آزادی کے اصول کا دوبارہ اعلان کر دیا ہے۔ ایشیائی عوام جو آزاد ہو چکے ہیں نئے قسم کے سامراج سے اپنی آزادی کی حفاظت کرنے کیلئے متحد ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کوریا میں جنگ بند کرنے کے متعلق کہا کہ یہ معاہدہ ہم نے بہت قیمت ادا کرنے کے بعد حاصل کیا ہے۔ مگر اس کے آخری نتائج ابھی تک واضح نہیں ہوئے۔ مگر اس کا ایک نتیجہ ضرور برآمد ہوا ہے۔ کہ جنوب مشرقی ایشیائی اقوام پر حملے کے خلاف دفاع کے لئے متحدہ تنظیم قائم کرنے کی اہمیت واضح ہو

غیر جانبداری کا اعلان کریں گے

لندن ۲۵ ستمبر۔ برطانوی روزنامہ "مانچسٹر گارڈین" نے لکھا ہے۔ کہ حکومت ہند سیٹو میں شامل ہونے کے لئے کبھی تیار نہیں ہو گی۔ اخبار کا مبصر آگے چل کر لکھتا ہے۔ کہ پنڈت نہرو عوامی چین کے ساتھ رشتہ تو استوار نہیں کریں گے مگر اغلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان۔ برما اور انڈونیشیا مل کر اپنی غیر جانبداری کا اعلان کریں گے۔

دریائے ستلج میں سیلاب کی وجہ سے شدید نقصان

جالندھر ۲۵ ستمبر۔ روزنامہ سٹیٹسمین میں سرکاری حوالے سے ایک خبر شائع ہوئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ دریائے ستلج میں اچانک سیلاب آ جانے کی وجہ سے بھاکڑا ننگل کے پمپنگ اسٹیشن اور بجلی کے کارخانوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ ایک پمپ جو ایک لاکھ روپے کی لاگت سے نصب کیا گیا تھا۔ وہ زیر آب ہے۔

روح جام عشق۔ مردانہ طاقت کی خاص دوا۔ قیمت کورس ایک روپیہ۔ دواخانہ نورالدین۔ جودھامل بلڈنگ لاہور